ڈاکٹر پروفیسر اجمل حسین شاہ ،پروفیسر محترمہ ثریا اجمل حسین شاہ

اجمل شاہ صاحب اور محترمہ ثریا اجمل دونوں ہی nstitute Tecnology partama سے منسلک ہیں۔

ملت: اپنے بارے میں بتائیے آپ کیا کرتے ہیں اور کب سے ملائشیا میں مقیم ہیں۔

ڈاکٹر اجمل : میں اور میری بیگم ساڑھے سات سال سے ملائشیا میں مقیم ہیں ۔ میں اس وقت الیکٹرک انجنیئر نگ ،مکینکل انجنیئر نگ اور کمپیوٹر انجنیئر نگ کے شعبہ جات کے اوپر بحثیت Head کام کررہاہوں۔ اور میری مسز .I.T کمپیوٹر انجنیئر نگ کی پروفیسر ہیں دنیا کی بہت بڑی یونیورسٹیز سے اس کالج کا الحاق ہے۔اور ملائشیا میں صف اول میں اس کا شمار ہوتا ہے

ملت: ملائی خواتین میں شرح خواندگی کا تناسب کیا ہے۔کیا وہ ہر شعبے میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کررہی ہیں۔

مسز اجمل: میرے علم کے مطابق خواتین کی خواندگی کا تناسب 90 فیصد ہے اور وہ ہر شعبے میں مردوں کے ساتھ ملکر ملائشیاء کی ترقی میں اپنا کردار ادا کررہی ہیں۔

ملت: ملائی خواتین کا مذہب سے کس حد تک لگاؤ ہے۔

مسز اجمل :30 سے 40 سال تک کی خواتین تو مذہبی لگاؤ رکھتی ہیں۔نئی نسل بہت تیزی سے ویسٹرن کلچر کواپناہ رہی ہے اور مذہب سے دور جارہی ہے۔ اگر اس پر ملائشیا میں کنٹرول نہ کیا گیا تو نئی نسل تباہی کے گڑھوں میں چلی جائے گی۔

ملت: آپ کے Institute میں کتنے شاگرد انجنیئر نگ کررہے ہیں۔

ڈاکٹر اجمل :تقریباً ایک ہزار سے زائد اس وقت زیر تعلیم ہیں اور 300 شاگرد میرے کورسز میں زیر تعلیم ہیں۔

ملت: آپ ایک پاکستانی اور غیر ملکی پروفیسر ہیں جو اس وقت Institute سربراہ کے طور پر کام

کر رہے ہیں یہ کس طرح ممکن ہوا۔

ڈاکٹر اجمل: اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکرادا کیا جائے وہ کم ہے رب کائنات نے پاکستان کو ہر قسم کے ٹیلنٹ سے نواز ہے ہم اپنے رب کا شکرادانہیں کر سکتے۔ میں ساڑھے سات سال سے اس کالج کی خدمات سرانجام دے رہاہوں۔ اور میں واحد شخص ہوں جو تینوں شعبوں میں مہارت رکھتاہوں۔قابلیت اور ڈگری رکھتاہوں۔ میرے ساڑھے سات سالہ تجربے، محنت اور کارکردگی کو دیکھ کر مجھے Head بنایا گیا ہے۔لوکل حضرات نے شکایات کیں تو ملائشین وزارت تعلیم نے میرا ریکارڈ منگوایا، اس کو چیک کیا انہوں نے ملائشین حضرات کی قابلیت کو دیکھا جو یقیناً اس معیار کے نہیں تھے۔ جہاں پر میں ہوں۔تو وزارت تعلیم کو میری منظوری دینا پڑی یہ میرا نہیں پاکستان کا اعزاز ہے۔ میرے ساتھ ساتھ یہ پاکستان اور پاکستانیوں کے لئے بھی باعث فخر ہے۔فخر ہے۔

ملت: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خواتین کی ترقی میں حجاب رکاوٹ ہے۔

مسز اجمل: جی ہاں میرے خیال میں خواتین کی ترقی میں اس کا عمل دخل ہے ہمارے پاکستانی معاشرے میں بے جا سختی زبردستی کا حجاب عورتوں کو ایک حد تک محدود کر دیتا ہے۔جس سے خواتین اس مقام تک نہیں پہنچ سکتی ہیں جو ان کے اندر صلاحیت اور قابلیت ہے۔

ملت: پاکستانی سٹوڈنٹس کے لئے آپ نے اپنے کالج میں کیا اقدامات کئے ہیں۔

ڈاکٹر اجمل: بحیثیت ایک پاکستانی میری خواہش ہے کہ پاکستانی شاگرد اس کالج میں آئیں اور تعلیم سے مستفید ہوں۔ میں نے پاکستان سے تقریباً 15 شاگردوں کو کالج کی طرف سے بلایا ہے۔اور وہ زیر تعلیم ہیں۔

ملت: پروفیسر ثریا صاحبہ آپ پاکستانی ہیں اور اسلامی کلچر سے وابستہ ہیں خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہاں مردوں کے ساتھ کام کرتے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

مسزاجمل: میں پاکستان میں انجنیئرنگ یونیورسٹی میں ساڑھے تین سال تک لیکچرار اور پروفیسر رہی ہوں۔ جتنا مجھے وہاں پردشواری اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا وہ یہاں ملائشیا میں نہیں ہے۔ پاکستان میں اس وقت دو تین سے بھی کم خواتین اور باقی سارا اسٹاف مرد حضرات پر متشمل تھا۔ اور پھر پاکستانی مردوں کی فطرت آپ خوب جانتے ہیں جبکہ یہاں پر بالکل الٹ ہے۔ کافی تعداد میں خواتین اسٹاف میں ہیں۔ جس کی وجہ سے مجھے مردوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے کوئی دقت پیش نہیں آئی ہے۔

ملت: یہاں کا نظام تعلیم کیسا ہے۔ تھوڑا سا تفصیل سے بیان کریں۔

ڈاکٹراجمل: ملائشین نظام تعلیم اور اس کے معیار کو دنیا کے بہترین نظاموں میں مانا جاتا ہے۔ نظام تعلیم کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود وہ قابلیت اور صلاحیت نہیں جو پاکستان میں ایک کم درجے کے نظام تعلیم ہونے کے باوجود شاگرد میں ہوتی ہے۔ پاکستانی نظام تعلیم گو کہ فرسودہ ہے مگر اسی نظام نے ڈاکٹراجمل اور پروفیسر ثریا اجمل کو جنم دیا ہے۔ ہمارے ملک سے ٹیلنٹ نکل چکا ہے۔ اگر حالات جوں کے توں رہے تو چند ہی عرصے میں پاکستان اس ٹیلنٹ سے محروم ہو جائے گا۔ پاکستان جن حضرات کو اسکالرشب دیگر بیرون ممالک تعلیم کے لئے بھیجا ہے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ان افراد کو صحیح جگہوں پر استعمال نہیں کیا جاتا اور ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ حکومت پاکستان کو نظام تعلیم کی طرف اور اس ٹیلنٹ کو بچانے کی خاطر بہت کچھ کرنا چاہئے۔ جو جس جس میدان میں علم اور تجربہ رکھتا ہے۔ اسے وہیں استعمال کر کے ملک کی ترقی کیلئے فائدہ حاصل کریں۔

ملت: آپ کس قسم کے فلاحی کاموں میں پاکستانیوں کی مدد کرتے ہیں۔

مسزاجمل: کوئی بھی فلاحی کام کر کے اس کو مشتہر نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہم کرتے ہیں اس سلسلے میں چند گزارشات ہیں جس پر حکومت پاکستان اور خصوصاً وزیر داخلہ جناب معین الدین حیدر اور ہمارے ملائیشیا میں مقیم ہائی کمشنر جناب نسیم رانا صاحب خصوصی توجہ دیں وہ مسئلہ ہے

غیر قانونی افراد کی آمد۔ پاکستان میں ایجنٹ حضرات نئی نسل کو اور پاکستان کے لئے نہ جانے کیا خواب دکھا کر ملائیشیا لاتے ہیں آنے والے افراد اپنی ماؤں کا زیور، گھر گروی رکھ کر ادھار مانگ کر نہ جانے کس طرح پیسہ جمع کرتے ہیں ملائیشیا لانے کے بعد ایجنٹ ان کو بے سر سامانی کی حالت میں سڑکوں پر چھوڑ کر پیسے اور پاسپورٹ چھین کر بھاگ جاتے ہیں۔کئی ایک کو ہم نے ذاتی طور پر مدد کر کے پاکستان بھجوایا ہے۔آپ بتائے ایک پاکستانی بھوکا پیاسا روڑ پر کھڑا ہے۔ نہ کمانے کے لئے کچھ ہے نہ رہنے کیلئے جگہ نہ واپس جانے کے لئے کوئی وسیلہ ایسے افراد کو دردمند پاکستانی ساتھ لاتے ہیں اور ان کی واپسی کے لئے مدد کرتے ہیں۔آخر کب تک اور کتنے افراد کی کوئی مدد کر سکتا ہے۔میری تمام پاکستانیوں سے درخواست ہے خدا کے لئے ملائیشیا آنے سے پہلے مکمل معلومات حاصل کریں اور قانونی طور سے آئیں اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت سے بھی درخواست ہے کہ اسلحہ کی مہم شروع کی ہوئی ہے امن امان کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں تو اس غیر قانونی دھندوں کی طرف کیوں نہیں دھیان جاتا ہے کیا یہ قومی مسئلہ نہیں ہے۔چھوٹے چھوٹے اور غیر ضروری اقدام کے لئے تو حکومت فوری آرڈیننس جاری کرتی ہے،۔تو یہ اہم اور قومی مسئلے کی طرف دھیان کب جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ میں ہائی کمشنر سے بھی درخواست کرونگی کہ ملائیشیا میں جو اس گھناؤنے کاروبار میں پاکستانی ملوث ہیں۔ان کو پکڑا جائے سزا دی جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ پھر کوئی پاکستانی اپنی والدہ کے زیور، بہنوں کے جہیز کی رقم ،اپنا گھر گروی رکھ کر ادھار پیسے مانگ کر ملائشیا آنے سے پہلے ضرور سوچے گا۔پلیز اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے اور ایجنٹوں کو کڑی سزا دی جائے جو پاکستان اور ملائشیا کے تعلقات میں خرابی کے ساتھ ساتھ سادہ لوح پاکستانیوں کو برباد کر رہے ہیں۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ میری یہ درخواست دوسری درخواستوں کی طرح ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کی جائے گی۔اور انشاء اللہ پاکستان میں معین الدین حیدر اور ملائشیا میں نسیم رانا صاحب فوری اقدام کریں گے۔

ملت: کیا آپ پاکستانی سفارت خانے کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

ڈاکٹر اجمل: پچھلے دوسالوں تک تو سفارت خانے کی کارکردگی صفر تھی بلکہ صفر سے بھی کہیں اور نیچے تھی۔ چند ایک حضرات کی وجہ سے بڑی مشکلات اور پریشانیاں ہم نے برداشت کیں ہیں ابھی کچھ عرصے پاکستانی سفارخانہ نے اپنی کارکردگی بہت حدتک اچھی کرلی ہے۔ پاسپورٹ کے حصول میں اور فیسوں کے معاملے میں بہت اچھے اقدامات کیئے گئے ہیں۔ جو قابل تحسین ہیں۔تجارتی لحاظ سے جب سے اطہر جمال ابڑو صاحب آتے ہیں۔رات دن محنت کررہے ہیں پاکستانی آم اور کینو کوملائیشیا میں صحیح معنوں میں متعارف کرانے والے اطہر جمال ہیں۔ دوسرا عملہ بھی اپنی جگہ احسن طریقے سے کام کررہا ہے۔میرا تو یہ ہی مشورہ ہے کہ اسی طریقے سے اگر ہمارا سفارت خانہ کام کرتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب ملائشین مارکیٹ میں انڈین مصنوعات کی جگہ پاکستانی مصنوعات ہونگی۔ پاکستانی عملہ اپنی سوچ بھی تبدیل کرے بجائے یہ سوچیں کہ ملائشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں پاکستان ہائی کمشین کے دفتر میں موجود ہیں تو پھر انشاء اللہ ترقی کی راہیں کھلیں گی۔کام کا جذبہ بڑھے گا اور ملک کا نام روشن ہوگا۔

ملت: پاکستان سال میں کتنی مرتبہ جانا ہوتا ہے۔اور کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسز اجمل: سالانہ چکر تو ضروری ہے عید کے لئے اس کے علاوہ کبھی دوتین مرتبہ بھی جانا ہوتا ہے۔میرا حیدرآباد سے تعلق ہے اور ڈاکٹر صاحب کا تعلق ضلع شکار پور سے ہے۔

ملت: جنرل مشرف کی دوسالہ حکومت کی کارکردگی کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

مسز اجمل: کارکردگی پر تو کوئی تبصرہ نہیں کرونگی بس امید اور دعا کرتی ہوں کہ مہنگائی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہواور امن وامان کی صورت حال کو کنٹرول کیا جائے۔

ملت: ملائشیا کی تعمیر وترقی کا کیا راز ہے۔

ڈاکٹر اجمل: ملائشیا نے پوری دنیا سے ٹیلنٹ کو اپنے ملک میں اکٹھا کیا ہر میدان کے قابل ترین افراد کی عزت،سہولیات دیکر ملک میں رکھا اور ان سے فائدہ لے رہا ہے۔ جو کام امریکہ نے

اپنی ترقی کے لئے کیا ہے یعنی ہنرمند افراد کو ہاتھوں ہاتھ لیا وہی ملائیشیا نے کیا۔ملائشیا کی ترقی میں غیر ملکی ہنرمند افراد کا ہاتھ ہے۔

مسز اجمل، ملائشیا نے پوری دنیا سے انوسٹرز کو جمع کیا ان کو تحفظ دیا، امن امان دیا یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملائشیا کی ترقی کا راز ہیں۔ پاکستان بھی اگر آج سے اس فارمولے پرعمل پیرا ہوجائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو ترقی یافتہ ہونے سے نہیں روک سکتی۔

ملت: آن لائن کی طرف سے شروع کئے گئے شہدااور دیگر پروجیکٹس کے بارے میں آپ قوم کو کیا پیغام دیں گے۔

ڈاکٹر اجمل: میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میں نے پہلے ملت آن لائن کا کبھی نہیں پڑھا، جس کی وجہ سے ان نیک مقاصد کے بارے میں آگاہی نہیں تھی۔ابھی آپ سے معلوم ہوا تو جان کر بے حد اور بے انتہا خوشی ہوئی ہے کہ حکومت کے علاوہ ملت آن لائن بھی ایسے مقاصد میں پیش پیش ہے مجھے یہ بیان کرتے ہوئے زیادہ خوشی ہوگی کہ میں اور میری بیگم اس میں بھرپور حصہ لیں گے۔ یہ ہمارا عہد بیان بازی تک نہیں عملی طور پر ہم اس میں بحیثیت پاکستانی حصہ ڈالیں گے اس کے ساتھ ساتھ میں دنیا بھر میں پاکستانیوں سے درخواست کرونگا کہ بھرپور طریقے سے حصہ لیں۔تاکہ یہ پروجیکٹس جلدازجلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں۔

ملت: پاکستانیوں کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔جوملت کی وساطت سے پوری دنیا میں پہنچ جائے۔

مسز اجمل: تمام پاکستانیوں کو پاکستان کی بلندی کے لئے کام کرنا چاہئے اور خواتین کے لئے میرا پیغام ہے کہ تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں اور اسلامی دائرے میں رہتے ہوئے مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں۔اور پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔

ڈاکٹر اجمل: پاکستان سے دور رہ کر بھی وطن کو نہیں بھلانا چاہیئے۔دور رہ کر بھی کسی نہ کسی طریقے

سے ملک کی خدمت کی جاسکتی ہے اور جو بھی طریقہ نظر آئے جس سے پاکستان کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ضرور کریں۔ اس بات کو مدنظر رکھیں ، پاکستان نے ہم کو کیا دیا ہے اور ہم نے پاکستان کو کیا دینا ہے۔اور کیا دیا ہے۔میں اور میری مسز ملت کے شکر گزار ہیں کہ اپنے وطن سے دروره کر بھی اپنے وطن کے بارے میں ہمیں یاد کیا اور نیک مقاصد کی آگاہی کا ذریعہ بنے۔ تعلیمی معلومات کے لئے دنیا بھر میں پاکستانی طالب علم ڈاکٹر اجمل شاہ صاحب سے اس ای میل پر رابطہ کریں۔ EMAIL. ajmal@ilpasia.edu.